1

اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پہ کب اور کیسے نزول فرماتا ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشایخ عظام! حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پہ نزول فرماتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ لا مکان ہے اور اللہ زمانے کا بھی محتاج نہیں؟ تو اللہ آسمان دنیا پہ کیسے نزول فرماتا ہے؟

مزید یہ کہ اگر میں جزیرہ نما ہند میں ہوں تو یہاں رات ہے تو دوسرے ممالک میں صبح ہے؟

یعنی ایک جگہ رات کا آخری پہر ہے تو عین اس وقت دوسری جگہ رات کا وجود ہی نہیں؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ أَمَّا بَعْدُ!

صورت مسئولہ میں پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ''لا مکان'' نہیں ہے۔ دوسری بات اللہ تعالیٰ کا رات کے آخری پہر نزول فرمانا برحق ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ تیسری بات کہ پوری دنیا میں رات یکساں نہ ہونے کے باوجود اللہ کا نزول رات کے آخری پہر میں ہوتا ہے کما یلیق بشأنه العظیم، یعنی جیسے اس کی عظمت کے لائق ہے۔

جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلے تو یہ بات سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ ''لا مکان'' نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق قرآن مجید میں فرمائی ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾

”بے شک تمھارا رب اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔“[1]

﴿اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾

”اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بغیر ستونوں کے، جنھیں تم دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔“[2]

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾

”وہ بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا۔“[3]

﴿الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهِ خَبِيرًا﴾

”وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر بلند ہوا، بے حد رحم والا ہے، سو اس کے متعلق کسی پورے باخبر سے پوچھ۔“[4]

﴿اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾

”اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔“[5]

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾

”وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔“[6]

نبی مکرم ﷺ نے بھی عرش کے مکان کی وضاحت فرمائی ہے:

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اتَّقِ اللّٰهَ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ»، قَالَ أَنَسٌ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هَذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ، وَزَوَّجَنِي

[1] سورة الأعراف:54. [2] سورة الرعد:2. [3] سورة طه:5. [4] سورة الفرقان:59. [5] سورة السجدة:4.
[6] سورة الحديد:4.

اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ.

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات کو چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ بیان کیا چنانچہ زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر سے کہتی تھی کہ تم لوگوں کی تمہارے گھر والوں نے شادی کی۔ جبکہ میری شادی اللہ تعالی نے سات آسمانوں کے اوپر سے کی ہے۔“ [1]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی۔ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو نہ دے دیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔“ [2]

[1] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، بَابُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، حديث:7420.
[2] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، بَابُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، حديث:7423.

مذکورہ بالا دلائل کی رو سے ثابت ہوا کہ اللہ تبارک وتعالی عرش پہ مستوی ہے، اور اسکے نیچے جنت الفردوس ہے، جسکے نیچے دیگر جنتیں ہیں اور یہ بھی کہ عرش ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالی لا مکان ہے یا اللہ کی کوئی جہت نہیں قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور عقل سلیم کے خلاف ہے۔

رہا اللہ تعالی کا رات کے آخری پہر نزول فرمانا تو وہ برحق ہے۔ البتہ اس نزول کی کیفیت چونکہ وحی الٰہی کے ذریعہ ہمیں بتائی نہیں گئی، سو ہم اس سے لاعلم ہیں، اور یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا نزول **كما يليق بشأنه العظيم** اس کے شایان شان ہے۔

رہا یہ سوال کہ دنیا میں ہر وقت کسی نہ کسی جگہ رات کا آخری پہر ہے تو یہ نزول کس وقت ہوتا ہے۔ تو اس کے بارے میں بھی چونکہ اللہ تعالی نے نہیں بتایا سو ہم اس سے بھی نا آشنا ہیں، البتہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا نزول رات کے آخری پہر میں ہوتا ہے۔

یہاں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ دنیاوی طور پہ مخلوق کے لیے بہت سی چیزیں محال (ناممکن) ہیں لیکن اللہ تعالی کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ مثلا اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بارے میں فرمایا ہے:

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾

”وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور چھپا ہوا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“ [1]

اور نبی مکرم ﷺ نے اسکی وضاحت یوں فرمائی ہے:

«اللهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ»

”اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اے اللہ! تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی شے نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے، تو ہی باطن ہے، تجھ سے پیچھے کوئی شے نہیں ہے۔“ [2]

[1] سورۃ الحدید:3.

[2] صحيح مسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخْذِ الْمَضْجَعِ، حدیث نمبر:61-2713.

جبکہ اگر عقل سے سمجھنے کی کوشش کی جائے تو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ جو ظاہر ہو وہی باطن کیسے اور جو اول ہو وہی آخر کیسے؟ عقلاً یہ بات محال ہے لیکن اللہ سبحانہ وتعالی اول ہونے کے باوجود آخر بھی ہیں اور ظاہر ہونے کے باوجود باطن بھی!

ایمان باللہ کا تقاضا ہے کہ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے خود اپنے بارے میں بتایا ہے یا رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے، اسکے متعلق من وعن ویسا ہی ایمان وعقیدہ رکھا جائے، اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے جائیں وگرنہ انسان گمراہی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے، کیونکہ ہماری عقلیں کوتاہ ہیں۔

والله تعالى أعلم وإسناده العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس
مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ